کنٹرول پوائنٹ پر ہر کار کی تلاشی، مسافر حیران، ٹریفک جام، ڈرائیور احتجاج پر اتر آئے

□ ہنگامہ آفیسر / نمائندہ خصوصی

ریلوے پھاٹک سے ریلوے اسٹیشن تک ٹریفک کا سفر عام دنوں میں 10 منٹ ہے، مگر جمعرات کی صبح یہ فاصلہ ڈیڑھ گھنٹے میں طے ہوا۔ وجہ کوئی حادثہ یا بارش نہیں تھی، بلکہ ریلوے پھاٹک پر قائم نیا کنٹرول پوائنٹ تھا۔ وہاں ہر کار، رکشا اور موٹر سائیکل کو روک کر تلاشی لی جا رہی تھی۔ ڈکی، بونٹ، سیٹوں کے نیچے اور حتیٰ کہ ایمبولینس تک کو نہیں بخشا گیا۔

پوائنٹ کا افتتاح ڈپٹی کمشنر ہنگامہ آفیسر نے کیا۔ اعلان کیا گیا تھا کہ یہ اقدام ریلوے املاک کی حفاظت اور ممکنہ دہشت گردی کے خطرے کے پیش نظر کیا جا رہا ہے۔ اس کے لیے 18 اہلکار، 5 موبائل اور ایک خصوصی اسکینر مشین مقرر کی گئی۔ ابتدائی 2 گھنٹوں میں 79 گاڑیوں کی تلاشی لی گئی، جن میں سے 3 کو مزید تفتیش کے لیے الگ کر دیا گیا۔

پھاٹک کے قریب کھڑی ایک ایمبولینس کا ڈرائیور سب سے زیادہ پریشان دکھائی دیا۔ اس کا کہنا تھا کہ مریض کو لے کر وہ ایمرجنسی سے آ رہا تھا، مگر اہلکار پہلے مریض کی حالت دیکھنے کے بجائے گاڑی کی تلاشی میں مصروف رہے۔ ’’ہم نے بار بار کہا کہ مریض اندر ہے، مگر کسی نے ہماری بات نہیں سنی۔ جب تک ہم نے خود دروازہ نہیں کھولا، کوئی آگے بڑھنے کو تیار نہیں تھا۔‘‘

ایک اور مسافر، جو اپنی بیمار والدہ کو لے کر آ رہا تھا، نے کہا کہ بزرگ خواتین کے ساتھ سفر کرنے والے خاندانوں کے لیے الگ راستہ ہونا چاہیے۔ ’’اگر ہر کسی کو گاڑی سے اتار کر پیدل چلنے پر مجبور کیا جائے گا تو ایمرجنسی کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا۔‘‘

ٹریفک پولیس کے ایک افسر نے بتایا کہ پہلے دن کی کارروائی کے بعد 14 شکایات درج کرائی گئیں، جن میں سے 9 کا تعلق تاخیر سے تھا۔ ان کے مطابق ہدایات دی گئی ہیں کہ ایمبولینس، فائر بریگیڈ اور معذور افراد کی گاڑیوں کو فوری راستہ دیا جائے۔ تاہم عام شہریوں کے لیے اس طرح کی رعایت کا کوئی واضح اعلان اب تک سامنے نہیں آیا۔

ڈپٹی کمشنر ہنگامہ آفیسر کے دفتر سے رابطہ کرنے پر بتایا گیا کہ وہ اجلاس میں مصروف ہیں۔ ان کے ترجمان نے کہا کہ پوائنٹ کا مقصد شہریوں کو تنگ کرنا نہیں بلکہ ریلوے کی حفاظت ہے، اور اس کے نتائج کا جائزہ ایک ہفتے بعد لیا جائے گا۔ ’’اگر ضرورت محسوس ہوئی تو اوقات میں نرمی کی جا سکتی ہے، لیکن سیکیورٹی پر سمجھوتا نہیں ہوگا۔‘‘

(صفحہ ۱ بقیہ نمبر 5 کالم 1)

ہنگامہ آفیسر کے دفتر کے باہر ایمبولینس کا ہارن 40 منٹ تک بجتا رہا

ہنگامہ آفیسر کے دفتر کے باہر جمعرات کی صبح ایک ایمبولینس کا ہارن تقریباً 40 منٹ تک مسلسل بجتا رہا۔ گاڑی میں موجود مریض کو دل کا دورہ پڑا تھا۔ اس کے لواحقین کا کہنا ہے کہ وہ اسے ضلع ہیڈکوارٹر اسپتال لے جا رہے تھے، مگر دفتر کے سامنے لگی قطار میں گاڑی آگے نہ بڑھ سکی۔ ڈرائیور نے بار بار ہارن دیا، مگر کسی نے راستہ نہیں دیا۔

عینی شاہدین کے مطابق ایمبولینس کے اندر سے مدد کی آوازیں بھی سنی گئیں۔ ایک راہگیر نے موبائل فون سے ویڈیو بنائی، جس میں گاڑی کے پیچھے کھڑے لوگ بے بسی سے ہاتھ ہلاتے دکھائی دیتے ہیں۔ بعد میں ایک سپاہی نے دروازہ کھولا، مگر تب تک مریض کی حالت تشویشناک ہو چکی تھی۔

ہنگامہ آفیسر کے ترجمان نے کہا کہ دفتر کے سامنے ہمیشہ ایمرجنسی گاڑیوں کے لیے راستہ خالی رکھا جاتا ہے۔ ان کے مطابق ڈرائیور کو معطل کر دیا گیا ہے اور اس کے خلاف انکوائری شروع کر دی گئی ہے۔ ترجمان نے کہا کہ ’’ہم نہیں چاہتے کہ کسی کی جان صرف اس لیے خطرے میں پڑے کہ راستہ نہیں مل رہا۔‘‘

(صفحہ اول سے آگے)

ہنگامہ آفیسر کے ترجمان نے کہا کہ ’’ہم نہیں چاہتے کہ کسی کی جان صرف اس لیے خطرے میں پڑے کہ راستہ نہیں مل رہا۔‘‘ ترجم